بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث
دہلی

نمبر ۵	ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق جمادی الاخری ۱۳۵۴ھ	جلد ۳

مناسبات

(از مولوی نذیر احمد صاحب الملوی رحمانی)

اسے چھوڑیئے کہ عہد اول کے مسلمانوں نے اپنی ہمت۔ شجاعت۔ پامردی اور استقلال کے سامنے بڑی سے بڑی طاقت اور قوت کو بھی کس طرح سرنگوں بلکہ سربسجود ہونے پر مجبور کر دیا تھا؟ اسے جانے دیجئے کہ "مدینہ" کے چند مٹھی بھر انصار و مہاجرین باوجود بے سروسامانی کے کس فداکارانہ انداز میں اپنی جانوں کو ہتھیلی پر لئے ہوئے میدانِ بدر میں اترے تھے؟ اسے بھولجائیے؟ کہ عہد فاروقی میں فرزندان توحید کے بڑھتے ہوئے سیلاب نے کفر کے ایوانوں میں کس طرح تزلزل پیدا کر دیا تھا؟ اور بڑی سے بڑی جابر اور ظالم حکومتوں کے ظلم و تعدی۔ کبر و غرور۔ طاقت اور فرعونیت کو بھی اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں۔ اور موحدانہ گرمجوشیوں سے کس طرح پامال کر دیا؟ کیا ہندوستان میں مسلمانوں کا فاتحانہ داخلہ تمہیں بھول گیا؟ کہ صرف بیس ہزار مجاہدین نے اس ملک کے بیس کروڑ مسلح۔ طاقتور اور منظم انسانوں کو کس طرح اپنے اقتدار کے سامنے جھکجانے پر مجبور کر دیا تھا؟ اور پھر کس شان اور دبدبے۔ رعب اور طنطنے کے ساتھ ایک ہزار سال تک اس ملک پر حکومت کی؟ لیکن آج جبکہ ہم بجائے بیس ہزار کے آٹھ کروڑ ہیں نہ کوئی اثر ہے نہ اقتدار۔ نہ ہمت ہے نہ دولت۔ نہ حکومت ہمیں خاطر میں لاتی ہے نہ دوسری قومیں ہماری پروا کرتی ہیں +

اس ذلت و رسوائی بے بسی و بے اعتمادی کا راز وہی ہے جو قرآنی الفاظ میں صاف بتا دیا گیا ہے کہ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ یعنی "مسلمانو! آپس میں اختلافات نہ پیدا کرنا ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی" کیا آج یہ بتلانے کیلئے مثالوں اور شواہد کی ضرورت ہے کہ اختلافات کی وجہ سے مسلمانوں کے دل کمزور ہو گئے ہیں اور ان